اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
لاہور پاکستان
یوم : شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ؍
سہ ماہی ۶ ؍
ماہوار ۲½ ؍
فی پرچہ ۱؍

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲	۷ ظہور ۱۳۲۷ھش	یکم شوال ۱۳۶۷ھ	۷ اگست ۱۹۴۸ء	نمبر ۱۷۹

(17)

حکومت ہند نے حیدرآباد کے متعلق فیصلہ کن قدم اٹھانے کا اعلان کر دیا

ریاست حیدرآباد کے وزیر اعظم اور سپہ سالار نے بطور احتجاج استعفیٰ دیدیا

نئی دہلی ۶ اگست - حکومت ہند نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مجلس اتحاد المسلمین کے رضاکاروں نے قانون کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہے - اور نظام دکن رضاکاروں کی سرگرمیوں کو روکنے میں ناکام رہے ہیں - اور وہ اس سلسلے میں لاپرواہی برت رہے ہیں اعلان میں کہا گیا ہے کہ حکومت ہند زیادہ عرصہ تک اس لاقانونی کی حالت کو برداشت نہیں کر سکتی - اسے ریاست کے ہندوؤں کی جان و مال کی حفاظت کے متعلق بڑا فکر ہے حکومت ہند نے اس صورت حالات کو ختم کرنے کے لئے جلد ہی مناسب فیصلہ کن قدم اٹھانے کا تہیہ کر لیا ہے -

ریاست کی تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں پر صورت حالات بڑی تیزی کے ساتھ بدل رہی ہے نظام نے سر مرزا اسماعیل کی معرفت حکومت ہند سے جو گفت و شنید شروع کی ہے اس کی بنا پر ریاست کے وزیر اعظم میر لائق علی نواب زین یار جنگ ایجنٹ جنرل متعینہ دہلی اور ریاست کے سپہ سالار جنرل ایڈروس نے استعفیٰ دے دیا ہے اور اس امر کے خلاف احتجاج کیا ہے کہ نظام نے کابینہ سے مشورہ کئے بغیر سر مرزا اسماعیل کو گفت و شنید کرنے کے لئے کہہ دیا - کابینہ کے پانچ اور ممبروں نے بھی اس سلسلے میں نظام سے سخت احتجاج کیا ہے -

کل سید قاسم رضوی - میر لائق علی - نواب زین یار جنگ - ریاست کے کمانڈر انچیف ڈائریکٹر جنرل پولیس اور نظام نے آپس میں اہم ملاقاتیں کیں سید قاسم رضوی نے ایک بیان میں کہا ہے نواب زین یار جنگ کے دہلی سے آنے سے اور وزراء کے مستعفی ہو جانے سے ریاست کے عوام میں تشویشناک افواہیں پھیل رہی ہیں -

میں عوام کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ان افواہوں سے ہراساں نہ ہوں - مملکت نظام اس وقت سخت نازک دور میں سے گذر رہی ہے تمام مسلمانوں کو استقلال اور جرأت سے کام لینا چاہیئے اور کوئی ایسی حرکت نہ کرنی چاہیئے جو ریاست کے اتحاد پر برا اثر ڈالے - آپ نے کہا مسلمانوں کو مجلس اتحاد المسلمین پر اعتماد کرنا چاہیئے - وہ کوئی ایسی مفاہمت قبول نہ کرے گی - جس سے حیدرآباد کی آزادی پر اثر پڑے -

مغربی پنجاب میں یکم اکتوبر سے شراب کی کلی ممانعت کا اعلان کر دیا جائیگا

شراب کے تمام ذخیرے حکومت اپنے قبضہ میں لے لیگی

لاہور ۶ اگست سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ مغربی پنجاب میں ۳۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کے بعد شراب کی خرید و فروخت کلی طور پر ممنوع قرار دے دی جائے گی - اور جس شخص کے قبضہ سے شراب برآمد ہوگی - وہ قانوناً مجرم قرار دیا جائے گا - اور شراب بنانے بیچنے اور جمع رکھ چھوڑنے والوں کو دو سال تک قید با مشقت کی سزا دی جائیگی شراب کی فروخت کے تمام لائسنس منسوخ کر دئے جائینگے - اور شراب کے تمام ذخیرے حکومت اپنے قبضہ میں لے لیگی - شراب کی کلی ممانعت کے نتیجے میں حکومت کے مالیہ میں متوقع کمی کا اندازہ ۷۳ لاکھ روپے ہے امتناع خمر کے احکامات کا اطلاق غیر مسلموں پر نہ ہوگا - بعض غیر مسلموں کو شراب فروخت کرنے کے لائسنس دئے جائینگے - اور غیر مسلم عوام پرمٹ سسٹم کے ذریعے شراب حاصل کر سکینگے - یہ پرمٹ محکمۂ اکسائز کی طرف سے جاری کئے جائیں گے -

حیدرآباد کے ایک اور گاؤں پر ہندوستانی فوج نے حملہ کر دیا

حیدرآباد ۶ اگست معلوم ہوا ہے کہ شولاپور کے جنوب مشرق میں مملکت نظام کے ایک اور گاؤں پر ہندوستانی فوج نے پوری قوت سے حملہ کر دیا ہے - اس حملے کے لئے یہ عذر پیش کیا گیا ہے کہ اس گاؤں میں اتحاد المسلمین کے رضاکاروں نے اپنا مرکز بنا رکھا تھا

برلن کے متعلق چار وزرائے خارجہ کی کانفرنس منعقد ہوگی

امریکہ اور برطانیہ کے سفیر پھر سٹالن سے ملاقات کرنے والے ہیں

پیرس ۶ اگست معلوم ہوا ہے کہ برلن کے مسئلہ کو حل کرنے کیلئے امریکہ، برطانیہ - فرانس اور روس کے وزرائے خارجہ کی ایک کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ ہو گیا ہے - آج رات کو اس سلسلے میں وقت اور جگہ کی تعیین کر لی جائیگی امید کیجاتی ہے کہ غالباً اس ماہ کے آخری ہفتے یا اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ میں یہ کانفرنس پیرس میں منعقد ہوگی -

آج رات امریکہ برطانیہ اور فرانس کے سفراء پھر سٹالن سے ملاقات کرنے والے ہیں -

یہودیوں کی خود ساختہ حکومت کی طرف سے عربوں کو براہ راست گفت و شنید کی دعوت

عرب اس دعوت پر غور کر رہے ہیں

قاہرہ ۶ اگست معلوم ہوا ہے کہ یہودیوں کی خود ساختہ اسرائیلی حکومت نے براہ راست عربوں کو گفت و شنید کرنے کی دعوت دی ہے - عرب اس دعوت پر غور کر رہے ہیں - یاد رہے کہ ۱۹۳۶ء کے بعد سے لیکر اب تک عربوں نے کبھی بھی براہ راست یہودیوں سے بات چیت نہیں کی - قاہرہ کے سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ اگر اس دعوت کو منظور کر لیا گیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ عربوں نے حقیقتاً اسرائیلی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے اور اس طرح وہ اپنے اس بنیادی نقطہ نگاہ سے ہٹ گئے ہیں - جو سالہا سال سے عربوں نے اختیار کیا ہوا ہے - یعنی یہ کہ مسئلہ فلسطین کو حل کرنے کی ابتدائی شرط یہ ہے کہ یہودیوں کی حکومت کو کسی طریق پر بھی تسلیم نہ کیا جائے -

عرب اور یہودی پناہ گزینوں کی مدد کیجیئے - دنیا بھر کے ممالک سے کونٹ برناڈوٹ کی اپیل

روڈس ۶ اگست اتحادی ثالث کونٹ برناڈوٹ نے دنیا کے تمام ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی اپنی بساط کے مطابق فلسطین کے عرب اور یہودی پناہ گزینوں کی مدد کریں - اس وقت لاکھوں کی تعداد میں ایسے پناہ گزین موجود ہیں جو بے خانماں ہو کر جگہ جگہ کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں -

تعطیل عید الفطر

قارئین الفضل کی خدمت میں تہنیت عید پیش کرنے کے بعد عرض ہے کہ اگر آج چاند نظر آ گیا تو مورخہ ۸ اگست ۱۹۴۸ء کو "الفضل" بوجہ تعطیل شائع نہ ہوگا - ۶/۸/۴۸

مینیجر

یونان کا بجٹ امریکہ کی نگرانی میں تیار ہوگا؟

نیویارک ۶ اگست - ایک خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے کہ امریکہ کی طرف سے اس امر کی کوشش ہو رہی ہے کہ یونان کا بجٹ* امریکہ کی نگرانی میں تیار ہو۔

وزیر اعظم جنوبی افریقہ نے ہندوستانی وفد سے ملنے سے انکار کر دیا

کیپ ٹاؤن ۶ اگست - جنوبی افریقہ کی انڈین کانگرس کے ایک وفد نے وزیر اعظم سے ملاقات کرنے کی کوشش کی تھی معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم نے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا ہے - نیٹال انڈین کانگرس کے صدر نے ایک بیان میں کہا ہم نے نئی حکومت کو اپنے امن پسندانہ رویہ کا یقین دلانے کی خاطر سول نافرمانی کی تحریک بند کر دی تھی - لیکن افسوس ہے کہ ہمارے اس جذبے کی قدر نہیں کی گئی - آپ نے کہا اگر مناسب سمجھا گیا تو پھر ہم سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دینگے -

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل - بی
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی - اے - ایل ایل - بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ - میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ہز ہائی نس سلطان آف زنجبار کا پہلا براڈ کاسٹ

میکریرے کالج کمپالہ میں مسجد

ممباسہ میں ایک اسلامی انسٹی ٹیوٹ کا قیام

اس رمضان المبارک میں پہلی دفعہ ہز ہائی نس سلطان خلیفہ بن حاروب فرمانروائے زنجبار نے "پیغام رمضان" براڈکاسٹ کیا۔ یہ پیغام Raha Leo سے نشر کیا گیا جس کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ وہاں سے سارا ماہ قرآن کریم کی تلاوت اور مذہبی تقاریر نشر کی جایا کریگی۔ یہ بڑا اچھا اقدام ہے نہ صرف رمضان شریف میں بلکہ بعد میں بھی اگر اس مقام کو ایسے مبارک کام کے لئے وقف کر دیا جائے۔ تو یہ ایک نہایت مستحسن اور خوشکن امر ہوگا۔ جہاں مادی دنیا اس وقت ناچ رنگ اور لہو ولعب میں اپنے لئے راحت ڈھونڈھ رہی ہے۔ وہاں اگر مسلمانوں کے اس مرکز سے حقیقی راحت دینے والے پیغامات بلند آواز سے سنائے جائیں۔ اور دنیاوی ہاؤ ہو میں غلغلہ توحید بلند کیا جائے۔ تو اس سے زیادہ مبارک بات اور کونسی ہو سکتی ہے اللہ تعالےٰ نے نئی ایجادات واختراعات کے ذریعہ مسلمانوں کے لئے آسانی پیدا فرما دی ہے۔ اب تو گھر بیٹھے ایک مسلمان ساری دنیا کو پیغام حق پہنچا سکتا ہے۔ اگر دوسری دنیا ان سامانوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بد اخلاقی کا چرچا کر سکتی ہے تو ایک مسلم ان ذرائع کو نیک کاموں کے لئے کیوں اختیار نہیں کر سکتا ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ بجائے مزخرفات ولغویات کے مسلمان مفید ونیک کاموں میں دلچسپی لیں۔ اور ان باتوں کو دوسروں تک پہونچائیں لیکن اگر باقی دنیا کی طرح وہ بھی لغو باتوں کے ہی دلدادہ رہے۔ اور ان کے ریڈیو سٹیشن بھی لہو ولعب کے لئے ہی وقف رہے۔ تو سوائے اس کے کیا کہہ سکتے ہیں۔ کہ دنیا میں بداخلاقی کا چرچا کرنے کے لئے ایک اور مرکز بن گیا۔ مخرب الاخلاق نغمے۔ درس بے حیائی دینے والے ڈرامے۔ اور پھر تقاریر تو پہلے ہی لوگوں کے دل ودماغ پر محیط ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ دنیا کے کانوں کو روحانیت اور اخلاق کے نغموں سے مانوس کیا جائے۔

سلطان المعظم نے اپنے پیغام میں اس مسجد کا ذکر بھی فرمایا۔ جو میکریرے کالج کمپالہ میں تعمیر ہوئی ہے۔ جیسا کہ سلطان المعظم نے اپنے پیغام میں بھی فرمایا ہے۔ اس مسجد نے ایک دیرینہ ضرورت کو پورا کیا ہے۔ میکریرے کالج کمپالہ ایسٹ افریقہ میں اپنی قسم کی ایک ہی علمی درسگاہ ہے۔ یہاں نہ صرف یوگنڈا کے طلباء بلکہ ٹانگانیکا۔ کینیا اور زنجبار کے طلباء بھی اپنی تعلیمی ضروریات پورا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ جن میں مسلم طلباء بھی ہوتے ہیں۔ اس سے قبل کالج میں کیتھولک پراٹسٹنٹ گرجوں کی عمارتیں تو نظر آتی تھیں۔ لیکن مسلمان طلباء کے لئے کوئی مسجد نہ تھی۔ جہاں وہ اپنی پنجوقتہ ضروری عبادت بجا لاسکیں۔ اور ان طلباء کے والدین کو بھی اکثر تشویش لاحق رہا کرتی تھی۔ کہ ہمارے جگر گوشے ایک ایسے مقام میں گئے ہیں جہاں مشنریز اور مغربی تہذیب کا تو پورا زور ہے۔ لیکن کوئی ایسا انتظام نہیں۔ کہ ان کے اپنے مذہب وکلچر کی حفاظت ہو سکے۔ کم از کم ایک مسجد تو ہو۔ جہاں وہ نمازیں ادا کر سکیں۔ اور جمعہ وغیرہ کے لئے اکٹھے ہو سکیں۔ آخر یہ مراد بر آئی۔ اور ماہ مئی ۱۹۵۱ء میں یہ مژدہ جانفزا ہمارے کانوں نے سنا۔ کہ ایک مسجد کالج کے احاطہ میں بن گئی ہے۔ اور خدا کا ایک چھوٹا سا گھر دو ہزار آٹھ سو پونڈ سے "میکریرے ہل" پر نمودار ہو گیا ہے۔ اس کے باقاعدہ افتتاح کے لئے ہز ہائی نس پرنس عبد اللہ ولیعہد زنجبار کو تکلیف دی گئی۔ اور انہوں نے بنفس نفیس خدا کے گھر کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر بہت سے پیغامات تہنیت ومبارکباد ی موصول ہوئے جن میں سے خاص طور پر قابل ذکر ہز ہائی نس سلطان آف زنجبار اور زنجبار کے چیف قاضی جناب سید عمار بن احمد کے پیغامات ہیں۔ چیف قاضی نے اپنے پیغام میں میکریرے کے نوجوان مسلم طلبہ کو ایک نہایت اہم بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ "موجودہ زمانہ میں غیر ملکی زبانیں اور حاضر الوقت علوم اسلامی تعلیم کو پھیلانے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ان کے ذریعہ ایک مسلمان اپنے دین حقہ کی اشاعت کر سکتا۔ اور غیر مذاہب کے حملوں کو بخوبی روک سکتا ہے لیکن جو اس وادی میں قدم رکھتا ہے۔ اس کا دامن گل مراد سے پُر نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ مادی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم سے پورا لگاؤ نہ رکھے جس کا اصل الاصول خدا کی وحدانیت ہے لیکن یہ اعتقاد محض کوئی قدر وقیمت نہیں رکھتا۔ جب تک اسکو زیور عمل سے آراستہ نہ کیا جائے اسی وجہ سے عبادات ضروری ہیں۔ جن میں سے اہم ترین شب وروز کی پانچ نمازیں ہیں۔"

چیف قاضی نے اسلامی عہد زرنگار کی یاد بھی دلائی ہے وہ فرماتے ہیں۔

"اسلامی تاریخ کے عہد زرنگار میں جب اسلامی درسگاہوں کی تعداد روز بروز بڑھتی چلی گئی۔ تو خلیفہ ہارون الرشید نے حکم دیا۔ کہ مسجدیں تمام درسگاہوں کا ایک جزو لاینفک ہونی چاہئیں آج میکریرے میں بھی یہی اصول کارفرما نظر آتا ہے۔ جبکہ ذمہ واران کالج نے مسلم طلبہ کے لئے یہ موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ کہ وہ اپنے مذہبی اثرات کو قائم رکھنے کے لئے کالج کے احاطہ میں ایک مسجد تعمیر کر سکیں۔

میکریرے میں مسجد تعمیر ہو گئی۔ جہاں خدا نے چاہا تو کچھ جبینیں بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہوا کرینگی۔ لیکن صرف اتنا ہی کافی نہیں۔ بلکہ جیسا چیف قاضی نے اپنے پیغام میں اشارہ فرمایا ہے کہ مسلم طلبہ کا نئے علوم کے حصول سے مقصود یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ دین حقہ کی تبلیغ واشاعت کا کام کر سکیں۔ اور خدام اسلام بن سکیں۔ جہاں وہ دنیوی علوم سے بہرہ ور ہوں۔ وہاں اسلامی علوم سے بھی حصہ وافر لیں۔ دنیوی علوم کو وہ ایک ذریعہ سمجھیں۔ اسلامی تبلیغ کا اصل۔ ان کا مقصود قرآن کریم اور اسلامی علوم ہوں جن کی خدمت کے لئے وہ دنیوی تعلیم کو حاصل کر رہے ہیں۔

بلاشبہ مسلمانوں کے تنزل وادبار کا اصل باعث ان کی علمی وعملی کوتاہی رہی ہے۔ جب غیر مسلم اقوام نئے نئے علوم کے ساتھ ترقی کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہی تھیں تو مسلمان لکیر کے فقیر بنے رہے۔ اور خواب غفلت میں اپنے وقت عزیز کو کھو یا کئے۔ عرصہ کے بعد جب انہوں نے دیکھا۔ کہ ان کے ساتھی بہت آگے نکل گئے۔ اور ان کی ظاہر بین نگاہوں نے اس کی وجہ انگریزی تعلیم دیکھی۔ تو انہوں نے بھی غیر اقوام کی تقلید میں اپنے جگر گوشوں کو کالجوں میں بھجوانا شروع کیا۔ لیکن ان کی روحانیت کی کوئی فکر نہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کالج کی مغربی مسموم فضا میں شب وروز سانس لینے والے نوجوان جب فارغ التحصیل ہو کر نکلے۔ تو سرتاپا مغربی تہذیب وتمدن کے مجسمہ تھے۔ جن کا منتہائے مقصود انگریزی فیشن اور بلند ترین امنگ کورانہ تقلید یورپ تھی۔ یہ قوم وملت کو خاک فائدہ پہنچاتے۔ بےشک غیر اقوام نے مادی علوم کے ذریعہ ترقی کر لی۔ لیکن مسلمانوں کے تجربہ نے بتایا ہے۔ کہ مسلمانوں کی ترقی کا راز قرآن کریم میں ہی مضمر ہے۔ تقلید یورپ انہیں بام ترقی پر نہیں پہنچا سکتی۔ اب بھی اگر مسلمانوں کی آنکھیں کھلیں۔ اور وہ دنیوی علوم کے ساتھ ساتھ دینی علوم کے زیور سے آراستہ ہوں۔ تو ان کے لئے ترقی کا وسیع میدان ہے۔ ورنہ تقلید یورپ کا سود و زیاں ان کے سامنے ہے۔ وہ لاکھ بار تجربہ کر چکے ہیں۔ کہ تقلید فرنگ کا نتیجہ سوائے خسران وہلاکت کے کچھ نہیں۔

اس موقعہ پر میکریرے کے ایک مسلم اولڈ بوائے نے قرآن کریم کی تلاوت بھی کی۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ حاضرین میں کس کس کو اس کا مطلب سمجھنے کی توفیق ملی ہوگی۔ سچی بات تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت قرآن کریم کی اس آیت کی مصداق ہے یارب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا۔ اکثر تو قرآن کریم کے نقوش سے ہی ناآشنا ہیں۔ اور جن کو خداتعالےٰ نے توفیق دی ہے۔ کہ وہ حروف شناسی کر سکیں۔ وہ کلام پاک کے معانی ومطالب سے نابلد محض ہیں۔ کاش انہیں معلوم ہوتا۔ کہ قرآن کریم متاع بے بہا ہے۔ اور اس میں کیا کیا خزانے ان کے لئے مخفی ہیں۔ تا وہ اپنے دامنوں کو پھیلاتے۔ اور بقدر وسعت ان کو بھر لیتے۔

سلطان المعظم نے اپنی تقریر میں اس انسٹی ٹیوٹ کا بھی ذکر کیا جو مسلم طلباء کے لئے ممباسہ میں قائم کی جانے والی ہے۔ ساحل مشرقی افریقہ کی عرب آبادی کی اقتصادی اور کلچرل حالت قابل رحم ہے۔ اس کا باعث ان کی اپنی کوتاہی وسستی قرار دیا جائے گا۔ وہ علوم سے بیگانہ اور ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بعد میں آنے والے ہر رنگ میں ان سے گوئے سبقت لے گئے۔ اور وہ محو نالہ جرس کارواں ہی رہ گئے گزشتہ دو تین سالہ غور وخوض نے بتایا۔ کہ ان کے ادبار کی بڑی وجہ کمی تعلیم ہے۔ اور نہ صرف عربوں کے لئے تعلیمی سہولتیں بہم پہنچانا ضروری ہے بلکہ دوسری مسلم جماعتیں جو اپنے آبائی وطن کو چھوڑ کر مشرقی افریقہ میں آباد ہو چکی ہیں۔ ان کی اعلےٰ تعلیم کا بھی خاطر خواہ انتظام نہیں۔ اور اس لحاظ سے وہ بھی قابل توجہ ہیں۔

کینیا میں خصوصیت سے ہز ہائی نس آغا خان کے پیرو اور دوسری مسلم جماعتیں ہیں۔ جن کی اعلیٰ تعلیم کا کوئی انتظام نہیں۔ ان میں سے بعض لوگ بے شک کھاتے پیتے ہیں۔ لیکن اکثریت ان لوگوں کی ہے۔ جو غریب دکاندار ہیں۔ اور اتنی طاقت نہیں رکھتے۔ کہ اپنے بچوں کو ہندوستان یا کسی دوسری جگہ تعلیم کے لئے بھیج سکیں۔ (باقی صفحہ ۳ کالم ۴)

(باقی صفحہ ۳ کالم ۴)

(18)

روزنامہ الفضل

۷ اگست ۱۹۴۸ء

نذرِ عید

۱- آج عید ہے

آج عید ہے۔ عید الفطر مسلمانوں کا سب سے بڑا خوشی کا دن یہی ہے۔ یہ دن ایک مہینہ کی کامل عبادت کے صلہ میں حاصل ہوتا ہے ماہ رمضان مسلمانوں کے لئے غیر معمولی عبادت کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں مسلمان اپنے ظاہری اور باطنی قویٰ کے توازن اور استقلال کے لئے مشق کرتا ہے۔ تاکہ آنے والے گیارہ ماہ میں اللہ تعالےٰ کی یاد اور اس کی محبت کا جذبہ ہمارے رگ و پے پر چھایا رہے۔ تاکہ ہم اس ماہ میں سال بھر کے لئے جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی قوتوں کا ایک ذخیرہ جمع کر لیں۔ جو دوسرے رمضان تک ہمارے کام آئے۔ تاکہ دوسرے رمضان میں ان قوتوں کے مزید ذخیرہ جمع کرنے میں آسانی ہو۔ اور تیسرے رمضان میں اور بھی آسانی ہو۔ اسی طرح ہر نئے سال میں زیادہ سے زیادہ توفیق حاصل کرتے چلے جائیں۔ تا آنکہ ہماری مادی زندگی کی کشتی کنارے سے جا لگے

آج عید ہے۔ عید الفطر مسلمانوں کا سب سے بڑا خوشی کا دن یہی ہے۔ جس طرح یہ دن غیر معمولی عبادت کے صلہ میں حاصل ہوتا ہے اسی طرح اس کا آغاز بھی اللہ تعالےٰ کی عبادت ہی سے شروع ہوتا ہے۔ اس دن کی دو بڑی خصوصیات فطرانہ اور نماز عید ہے۔ یہ دونوں عظیم الشان عبادتیں ہیں۔ فطرانہ اس لئے ادا کیا جاتا ہے تاکہ وہ غربا جو استطاعت نہیں رکھتے۔ وہ بھی ہمارے ساتھ خوشی کا دن منائیں۔ اور نماز عید اس لئے کہ اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کریں۔ کہ اس نے ماہ رمضان کے مہینے میں ہماری استعانت فرمائی۔ اور اس عظیم الشان امتحان میں ہم کو کامیاب کیا۔

آج عید کا دن ہے بڑی خوشی کا دن ہے لیکن مسلمان کی خوشی بھی دوسری اقوام کی خوشی سے الگ شان رکھتی ہے۔ دوسرے لوگ خوشی کے معنے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ حدود اللہ سے آزاد ہو کر ہر قسم کے فسق و فجور میں دل کھول کر داد عیش دیں۔ ممنوعات کی قیود سے باہر ہو جائیں کھائیں پئیں۔ ناچیں۔ گائیں۔ دنیا و مافیہا سے بے خبر۔ زندگی کے حقائق اور مفاد کے خیال سے بالکل بے پرواہ ہو جائیں۔ حلال و حرام کی تمیز سے بالا۔ ان کا مقولہ یہ ہے کہ

اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبانِ عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

لیکن اسلام ہمیں نہ خوشی اور نہ غم میں کسی حالت میں بھی اس طرح کی مدہوشی۔ بے چارگی از خود رفتگی کی اجازت نہیں دیتا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ماہ رمضان کی عبادت اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرض کی ہے۔ کہ ہم اپنی طبیعتوں میں اعتدال۔ توازن اور اطمینان پیدا کریں۔ نفس امّارہ کو نفس لوّامہ کے زیر اثر لائیں۔ اور پھر نفس لوّامہ کے درجہ سے نفس مطمئنہ کی رفعتوں پر چڑھیں

عید یہ نہیں کہ جو کچھ آپ نے ایک ماہ کی غیر معمولی عبادت غیر معمولی خشوع و خضوع کی زندگی میں حاصل کیا ہے۔ اس کو ایک دن میں ضائع و برباد کر کے رکھ دیں۔ بلکہ عید یہ ہے۔ کہ جو اخلاقی و روحانی ذخیرہ آپ نے ماہ رمضان میں جمع کیا ہے۔ اس کی روشنی میں اپنی روح کو محظوظ کریں۔ حرام و حلال کی تمیز کرنا جو آپ نے سیکھا ہے۔ اس کے مدنظر کلوا و اشربوا کے امر کو ولا تسرفوا کی نہی سے ہم آغوش کریں۔ امر و نہی کی ایک ایسی دلآویز اور معتدل حالت پیدا کریں۔ کہ عید کا دن جنت کا ایک دن بن جائے۔

۲- یادگار عید

۱۸ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کی پہلی عید الفطر آئی تھی۔ آج ایک پورا قمری سال ہوتا ہے۔ آج وہ عید بھی یاد آ رہی۔ آج ہی نہیں بلکہ ہماری زندگی کی تمام آئندہ عیدوں میں پاکستان کی پہلی عید یاد آیا کرے گی۔ بلکہ ہماری نسلوں اور ان کی پہلی نسلوں کو بھی وہ عید نہیں بھولیگی۔ اس عید سے ایک دن پہلے ہم ماہ رمضان کی آخری دعا مسجد اقصےٰ قادیان دار الامان میں پڑھ کر فارغ ہوئے ہی تھے۔ کہ ایک دوست نے بتایا کہ حد بندی کمیشن کے فیصلہ کا اعلان ہو گیا ہے۔ اور ضلع گورداسپور ماسوا تحصیل شکر گڑھ کے انڈین یونین میں چلا گیا ہے۔ اس خبر کا جو اثر ہونا چاہئیے تھا۔ اس کے بیان کی حاجت نہیں بعض دوستوں کے چہروں سے ان کے دل کا حال معلوم ہو رہا تھا۔ لیکن ہم نے دیکھا کہ دوستوں کی اکثریت نے اس صدمہ کو نہایت تحمل و اطمینان قلب سے برداشت کیا۔ یہی نہیں بلکہ ہم نے محسوس کیا کہ اکثر دوستوں کے چہروں میں نئی قسم کی بیداری کے جذبات ظاہر ہو گئے ہیں۔ جس کی اہمیت کی وجہ سے تمام قادیان پر ایک عجیب کیفیت کا عالم چھا گیا تھا۔ مگر رات کو جب حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام عید گھر گھر پہونچا۔ تو محلوں پر جو ایک عارضی خاموشی سی اڈ آئی تھی۔ وہ ٹوٹ گئی۔ اور ہر طرف چہل پہل نظر آنے لگی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ آسمان کے فرشتے مقدس خوشیوں اور مسرتوں کی پھوار برسا رہے ہیں صبح عید منائی گئی۔ کیونکہ ہم نے جان لیا تھا۔ کہ مسلمان کی عید اعتدالِ جذبات ہی کا نام ہے۔ مسلمان کی عید خواہ میدان جنگ میں آئے یا گھر کی پُر امن چار دیواری میں یکساں ہوتی ہے مسلمان کی عید تو اللہ تعالےٰ کی عبودیت کے اظہار ہی کا نام ہے۔ اس کے لئے وقت اور مقام کی تخصیص نہیں ہے۔

عید سے پہلے ہی مشرقی پنجاب سے وحشتناک خبریں آ رہی تھیں۔ لیکن دور دور سے گورداسپور کا معاملہ مشتبہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک اس ضلع میں ظلم و ستم کے شعلے مشتعل نہیں ہوئے تھے۔ اعلان کے بعد اس ضلع کی فضا بھی مسموم ہونے کا خوف فطری تھا۔ چنانچہ عید کے روز ہی ظالموں نے اپنا کام یہاں بھی شروع کر دیا۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اعلان جو ۱۵ اگست کو ہونا تھا اسکو روکا ہی اس لئے گیا تھا۔ کہ اسی شام کو یہ جانکاہ خبر مسلمانوں کو سنائی جائے۔ کہ صبح کو عید کا دن ماتم کا دن بن جائے۔ اور بجائے اس کے کہ مسلمانوں کے بچے رنگین اور دلکش لباس پہنیں۔ ان کے خون سے رنگینیں اور کرپانیں ہولی کھیلیں۔ یقیناً یہ ستم ظریفی دیدہ دانستہ کی گئی تھی تاکہ مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کو پاکستان کی پہلی عید کا مزہ چکھایا جائے۔ اور ان کی یہ عید ایک ایسی یادگار عید بن جائے۔ کہ جس کو نسلوں تک فراموش نہ کر سکیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان ستم رانی کی کس حد تک جا سکتا ہے۔

۳- عید مبارک

آج بھی عید ہے عید الفطر۔ مسلمانوں کا خوشی کا سب سے بڑا دن یہی ہے۔ پاکستان کی دوسری عید الفطر ہے۔ اس عید میں پاکستان کی پہلی عید الفطر بھی شامل ہو گئی ہے۔ اور بہت سے لبوں پر ہے کہ

داغ باقی ہیں ابھی دل میں گزشتہ عید کے
دوستو تم کو مبارک آج بھی گر عید ہے

مہاجرین کے ننھے ننھے بچوں نے بھی اجلے اجلے لباس زیب تن کئے ہیں۔ دوکانیں سجی ہوئی ہیں۔ نماز عید پڑھ کر لوگ نکلے ہیں ایک دوسرے سے گلے مل رہے ہیں۔ اور مبارکباد کہہ رہے ہیں۔ لیکن سینے کے اندر دل مغموم ہو۔ اس لئے بات کرتے ہیں یا مبارکباد دیتے ہیں تو دل کانپ اٹھتے ہیں۔ یہ مبارکباد آج کی عید کی ہے لیکن یہ کانپ کانپ اٹھنا گزشتہ عید کی یادگار ہے۔ یہ کانپ، کانپ اٹھنا تو شائد آئندہ عیدوں میں سے خارج ہو جائے۔ لیکن ہماری فطرتوں میں پاکستان کی پہلی عید کی یاد ایک مستقل حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ یہ کبھی نہیں جائیگی۔ پاکستان کی نسلیں اسکو محو نہیں کر سکتیں۔

۴- خونناب عید

پاکستان کا آغاز خونناب عید سے ہوا تو یہ اسلامی تاریخ میں انوکھی بات نہیں ہے

ہوا کیا خوں سے گر آغاز پاکستاں تعجب ہے
کہ اپنے سال کی ہے ابتدا ماہ محرم سے

✣ — ✣ — ✣ — ✣

مجھ پہ شفقت کی نظر بار دگر ہوتی ہے

جاگ اے امّتہ پھر بزم سحر ہوتی ہے
ساعت ایسی ہے کہ شبنم بھی گہر ہوتی ہے

اس گلستاں میں نہیں بلبل خاموش کوئی
بے خبر چاندنی تقریرِ قمر ہوتی ہے

دانہ دانہ پہ لہو چھڑکے جب اپنا دہقاں
تب کہیں کشت سے امید ثمر ہوتی ہے

دورِ اول کا ہوا خاتمہ اب ساقی کی
مجھ پہ شفقت کی نظر بارِ دگر ہوتی ہے

دیکھ لیتے ہیں انہیں دیکھنے والے تو مگر
دیکھنے والی نگر اور نظر ہوتی ہے

"اسلامی جماعت" پاکستان کی موجودہ قیادت سے بغاوت کرانا چاہتی ہے

نفاذ شریعت کے مطالبہ کی اصل غرض و غائت کیا ہے؟

جناب مولانا مودودی صاحب کا اپنا اعتراف

(از مکرم مولوی ابوالعطا صاحب جالندھری فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین)

الفضل کی ایک قریبی اشاعت میں خاکسار نے جناب مدیر "کوثر" کے حوالہ سے ثابت کیا تھا کہ اسلامی جماعت کا مطالبہ قیام شریعت موجودہ وقت میں صرف ایک ذریعہ اور ہتھیار ہے تا اس کے واسطے سے پاکستان کی موجودہ قیادت کے خلاف عوام مسلمانوں کو جوش دلا کر اسے تبدیل کیا جائے۔ میں نے اس مضمون میں بعض ناقابل تردید حقائق ذکر کئے تھے۔ اتفاق کی بات ہے کہ اس کے بعد جناب مولوی ابوالاعلیٰ صاحب مودودی امیر جماعت اسلامی کا ایک مضمون روزنامہ تسنیم کے پہلے نمبر میں شائع ہوا ہے۔ جس کے آخری حصہ سے بالوضاحت ثابت ہے کہ مولانا اور ان کی جماعت کی موجودہ تگ و دو کا مرکزی نقطہ پاکستان کی موجودہ قیادت کو اپنی جگہ سے ہٹانا ہے مولانا نے پاکستان کے حاضر الوقت قائدین کی غلطیوں اور ان سے قومی و سیاسی نقصانات کا بالتفصیل تذکرہ کرنے کے بعد لکھا ہے کہ:-

"دس سال پہلے مسلمانوں کے سامنے یہ سوال آیا تھا کہ وہ ہندو امپیریلزم کے تسلط سے اپنے آپ کو کس طرح بچائیں۔ اس سوال کا ایک حل یہ پیش کیا گیا تھا۔ کہ اسلام کے اصولوں اور اسلامی سیرت کی طاقت سے اس خطرے کا مقابلہ کیا جائے۔ مگر اس حل نے مسلمانوں کو اپیل نہ کیا اور وہ اسے آزمانے پر آمادہ نہیں ہوئے۔ اب یہ بحث بے کار ہے۔ کہ اسے آزمایا جاتا تو کیا ہوتا۔ دوسرا حل جو پیش کیا گیا وہ یہ تھا کہ قومیت کی بنیاد پر سیاسی جنگ لڑی جائے۔ اسی حل کو مسلمانوں نے قبول کیا اور اپنی ساری قومی طاقت، اپنے تمام ذرائع اور اپنے جملہ معاملات اس قیادت کے حوالے کر دیئے۔ جو ان کے قومی مسئلے کو اس طرح حل کرنا چاہتی تھی۔ دس برس کے بعد اس کا پورا کارنامہ ہمارے سامنے ہے اور ہم دیکھ چکے ہیں کہ اس نے کس طرح کس صورت سے ہمارے مسئلے کو حل کیا۔ جو کچھ ہو چکا وہ تو امٹ ہے اب اسے بدلا نہیں جا سکتا۔ اس پر اس حیثیت سے تو بحث بے کار ہے کہ یہ نہ کیا جاتا تو کیا ہوتا۔ البتہ اس حیثیت سے اس پر بحث کرنا ضروری ہے کہ جو مسائل اب ہمیں درپیش ہیں۔ کیا ان کے حل کے لئے بھی وہی قیادت موزوں ہے۔ جو اس سے پہلے ہمارے قومی مسئلے کو اس طرح حل کر چکی ہے؟ کیا اس کا اب تک کا کارنامہ یہی سفارش کرتا ہے کہ اب جو بڑے بڑے اور نازک مسائل ہمارے سر پر آ پڑے ہیں جن کا بیشتر حصہ خود اسی قیادت کی کارفرمائیوں کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے انہیں حل کرنے کے لئے ہم اس پر اعتماد کریں؟"

(تسنیم ۲۶ر جولائی ۱۹۴۸ء)

اس اقتباس کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے کہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کا اس وقت منتہائے مقصود یہ ہے۔ کہ پاکستان کی موجودہ قیادت کو مذموم اور ناقابل اعتماد قرار دے کر قیادت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لیں مولوی صاحب نے پاکستان کی موجودہ مشکلات اور اس کے "بڑے بڑے اور نازک مسائل" کو موجودہ قیادت کی بے تدبیری اور نااہلیت کا نتیجہ قرار دیا ہے اور ان نازک مسائل کے حل کرنے کے لئے اس قیادت کو سراسر ناقابل بتلایا ہے وہ چاہتے ہیں کہ اس نالائق قیادت کی بجائے "موزون قیادت" کے ہاتھوں میں پاکستان کی زمام سلطنت ہو۔ معاصر شہباز پشاور نے سوال کیا تھا کہ کیا مودودی صاحب پاکستان کے "حامی و وفادار" ہیں؟ اس کے جواب میں جناب مدیر کوثر نے لکھا ہے کہ:-

وہ اس حکومت کے خیر خواہ ہیں اور خیر خواہی کا تقاضہ یہ ہے کہ اس کی اصلاح کی کوشش کریں لیکن جب تک وہ غلط اصول پر قائم ہے۔ حمایت اور وفاداری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"۔ (کوثر ۵ رجون ۱۹۴۸ء)

گویا مودودی صاحب اور ان کے ساتھیوں کے لئے پاکستان کی حمایت اور وفاداری کا ابھی سوال ہی پیدا نہیں ہوا۔ وہ تو "اصلاح" کی کوشش کر رہے ہیں ہمیں اس سے بحث نہیں کہ ان لوگوں کی حرکات سے اصلاح ہوگی یا فساد پیدا ہوگا۔ زمانہ خود اسے ظاہر کر دیگا لیکن ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ مودودی صاحب اور ان کے ساتھی ہر قیمت پر پاکستان کی موجودہ قیادت کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے وہ سب کچھ کر رہے ہیں اب ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ فیصلہ کریں کہ موجودہ قیادت پاکستان سے بغاوت کی تلقین کرنا مسلمانوں کی اس نوازئیدہ سلطنت کے استحکام کے لئے ہے یا یہ پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے والی بات ہے

قربانی اور قومی جتھہ بندی یتامیٰ کی خبرگیری کے ساتھ وابستہ ہے

کوئٹہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا درس القرآن

کوئٹہ مورخہ ۲۰ر جولائی ۱۹۴۸ء حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی حضور نے آج بھی حسب معمول بعد نماز عصر درس قرآن کریم دیا حاضرین کی تعداد ۱۲۶ تھی جس میں غیر احمدی احباب بھی شامل ہیں۔ جو حضور کے درس قرآن کریم سے دلچسپی رکھتے ہیں اور سننے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سورہ ماعون کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے فرمایا۔ اس سورۃ میں یتامیٰ اور مساکین کی خبرگیری نہ کرنے سے جو دو قومی کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر قوم یتامیٰ کی خبرگیری نہ کرے تو اس کے افراد میں قومی قربانی کی روح مفقود ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ اگر وہ مر جائیں تو ان کے بعد ان کے بچوں کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ لازماً وہ قربانی کرنے سے گریز کریں گے اور اس طرح قومی قربانی کا جذبہ مفقود ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر مساکین کی خبرگیری ان کی قوم نہ کرے تو وقت آنے پر وہ قوم کا ساتھ نہ دینگے بلکہ قوم سے علیحدگی اختیار کریں گے۔ جس کے نتیجہ میں قومی جتھہ بندی کمزور ہو جاتی ہے۔

صحابہ کرام میں یہ دونوں باتیں خصوصیت سے پائی جاتی تھیں اور ان دونوں جذبات کی موجودگی نے ان کے اندر قومی قربانی کا جذبہ اور قومی جتھہ بندی کا احساس شدت سے پیدا کر دیا تھا جن کی وجہ سے انہیں ہر میدان میں فتح نصیب ہوتی رہی۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یتامیٰ اور مساکین کی خبرگیری کرنے کا جذبہ احباب جماعت میں نہیں پایا جاتا۔ میں نے کوشش کی تھی کہ یہ جذبہ جماعت میں پیدا ہو جائے اور اس سے قومی قربانی اور جتھہ بندی کا احساس پیدا ہو جائے۔ مگر احباب جماعت نے اس کی اہمیت کو نہ سمجھتے ہوئے اس طرف توجہ نہیں دی اور یہی وجہ ہے کہ گزشتہ فسادات کے دنوں میں وقت آنے پر بعض نے بزدلی دکھائی۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ اس طرف توجہ دیں (اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری)

شکریہ احباب

میری جیل کی رہائی پر جماعت کے احباب نے کثرت سے مجھے مبارکبادی کے تار اور خطوط بھیجے ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ میں ان کا فرداً فرداً جواب نہیں دے سکا۔ یہ ان کا احسان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھے اس مصیبت سے نجات دی۔ جس ہمدردی اور محبت کا اظہار احباب جماعت نے اس موقعہ پر کیا ہے وہ واقعی میرے لئے باعث صد فخر ہے۔ میرے پاس الفاظ نہیں جن سے میں بھائیوں اور بزرگوں کا شکریہ ادا کر سکوں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مجھے ایسی خدمات دین کی توفیق عطا فرماوے۔ جن سے خدا کی رضا حاصل ہو۔

(شریف احمد باجوہ بیرسٹر)

ضروری اطلاع

حافظ عبد الجلیل صاحب جو کلکتہ دار التبلیغ میں رہا کرتے تھے اور ۲۴ر مارچ کی صبح سے لاپتہ ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ ہو۔ یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو خاکسار کو مطلع کریں۔

(دستخط) محمد نعیم 7 Bantinck Street Calcutta

ابوّت اور نبوّت

سورۃ الاحزاب کی تفسیر

(مکرم حافظ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب بورنیو)

سورۃ الاحزاب کا سارا مضمون ختم نبوت کے مرکزی نقطہ کے اردگرد چکر لگا رہا ہے۔ اللہ رب العالمین نے جہاں اپنے بندوں کی جسمانی ربوبیت کے لئے ماں باپ رکھے ہیں وہاں ان کی روحانی تربیت کے لئے نبوت کا سلسلہ جاری فرمایا ہے ہر مرد اپنی مرادانہ قوت مؤثرہ کے لحاظ سے باپ ہونے کی اہلیت رکھتا ہے مگر یہ اہلیت کسی میں کم ہوتی ہے اور کسی میں زیادہ کوئی تو محض اپنے عیال ہی کی تربیت کرتا ہے مگر کوئی ایسی ہمدردی بنی نوع انسان کی اپنے دل میں رکھتا ہے کہ دائرہ عیال سے گزر کر اس کی ربوبیت اہل قریہ اور پھر اہل ملک کو بھی اپنے احاطہ میں لے لیتی ہے۔ اور پھر بعض کا یہ جذبۂ ربوبیت وسیع ہو کر کئی مختلف ممالک کے مجموعے یا پھر دنیا کے تمام ممالک کو بھی اپنے دائرہ میں لے آتا ہے اور حتی کہ پھر کوئی ایسا بھی ہو سکتا تھا جو نہ صرف اپنے زمانے کے تمام انسانوں اور تمام اقوام کو اپنی محبت کے ناپیدا کنار سمندر میں محفوظ کر سکتا تھا اسی کا نام محمدؐ ہوا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور گو ہر نبی اپنی امت کا باپ ہوا مگر محمدؐ کی ابوت نے تمام امتوں کو اور تمام زمانوں کو اپنے احاطہ میں لے لیا۔ محمدؐ میں ابوت اپنے کمال کو پہنچی۔ اور اس لحاظ سے محمدؐ ہی خاتم النبیین ہوا۔

اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب میں بیان فرمایا ہے۔ النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم وازواجہ امھاتھم اور پھر زیدؓ کا ذکر فرمایا۔ الذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ فرمایا کہ ربوبیت کی نعمت اللہ کی بھی اور اس کے رسولؐ کی بھی اکٹھی ہو کر زیدؓ کو عطا ہوئی۔ اور محمدؐ تو اس قسم کے زیدؓ کے باپ بنے کہ جسمانی باپ اور چچا کی محبت زید کی نظر میں محمدؐ کی محبت کے سامنے ہیچ ہو گئی۔ اور زیدؓ نے باپ اور چچا کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ انسانی تمدن کی بنیاد چونکہ رحمی رشتہ داروں پر ہے۔ لہٰذا قوانین تمدن کے لحاظ سے اس جسمانی نظام کو علیحدہ کر کے اس امر پر زور دیا کہ گو ابوت اور نبوت اپنی ربوبیت اور محبت کی شدت اور وسعت کے لحاظ سے تمام بنی نوع انسان اور تمام اقوام اور تمام زمانوں پر وسیع اور محیط ہو کر ساری اقوام کو ایک زبردست رشتہ میں جوڑنے والی ہے مگر جسمانی رشتہ کے قوانین کو برقرار رکھنا بھی ضروری ہوگا۔ اور روحانی نظام ابوت کا ملہ کہ وہی نبوت کاملہ اور ختمیت نبوۃ ہوئی) نظام ابوت جسمانیہ کے قوانین میں حائل نہ ہوگی۔

حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جو یہ جذبہ ابوت روحانیہ اور ہمدردی بنی نوع انسان انتہائی شدت اور کمال کو پہنچ چکا تھا یہی آپ کے دل کی کشش تھی جو عرب وکافر سب کو حضور کے اردگرد کھینچ کر لا رہی تھی جو عرب تو اس کشش سے فائدہ اٹھا کر اپنے روحانی باپ کی تربیت میں آ گئے مگر کافر کھینچے تو چلے آتے پر ضد اور بے جا تعصب کی وجہ سے الٹا مقابلہ کرنے لگے اور حضور کی اذیت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا حتی کہ بالآخر حضور پر نورؐ کے پیارے وجود کے قتل کے بھی درپے ہو گئے ان قتل کی کوششوں میں سے آخری کوشش وہ تھی جب کفر کے سارے لشکر اور عرب کے سارے احزاب متحد ہو کر مدینہ پر ٹوٹ پڑے۔

یہ جنگ۔ جنگ احزاب کہلاتی ہے اور اگر دینِ محمدؐ کو سب احزاب کو اپنی وسعت اور احاطہ میں لانا ضروری اور لازمی تھا تو یہ بھی لازمی تھا کہ احزاب محمدؐ پر مدینہ میں حملہ کرتے۔ ذالک تقدیر العزیز الرحیم۔ سبحان اللہ اسلام اللہ تعالیٰ کی اٹل تقدیر تھی وہاں احزاب کا جمع ہو کر مدینہ پر حملہ آور ہونا بھی اٹل تقدیر عزیز بھی تھی تاکہ سارے قومیں ہو کر اسلام کا احاطہ اور محاصرہ کرنے کے لئے آویں روحانی طور پر محمدؐ کی محبت کی غلامی کے حلقے میں خود محصور ہو جاویں اور روحانی ربوبیت کے تحت میں آ جائیں کی جنگیں چھوڑ دیں اور محبت محمدیہ کے واسطہ سے اسی دنیا میں جنت کا امن پا دیں۔

یہی وہ نعرہ ہمارے آقا خاتم النبیینؐ کی بعثت ثانیہ میں ہونا بھی لازمی تھا تاکہ گمنام بستی قادیان نہ صرف احزاب ہند کی نظروں میں آ جاتی بلکہ جمیع اقوام کی معرفت تمام اطراف عالم میں مشہور پاتی یہی مراد اس تحریر سے ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت میں فرمایا۔۔۔۔

"اور پھر خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ قال ربك انه نازل من السماء ما یرضیك۔ رحمۃ منا وکان امرا مقضیا یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اترے گا جس سے تو خوش ہو جائے گا۔ یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتدا سے مقدر تھی اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رکا رہے جب تک کہ یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے۔" (رسالہ الوصیت)

یہ امر کیا ہے؟ یہ وہی امر ہے جو محمدؐ کی بعثت کا مقصد تھا۔۔۔۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو دنیا کی متفرق آبادیوں میں بستی ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ (رسالہ الوصیت)

یہی مقصد ہے جس کا اعلان قرآن مجید کے سب سے پہلے فقرہ میں کیا گیا۔ یعنی الحمد للہ رب العلمین یعنی تمام عالم اور تمام اقوام عالم محمدؐ کے آئینہ میں سے اپنے مرکزی معشوق اور رب کا چہرہ دیکھ لیں۔ وہی رب جو الحمد یعنی ہر قسم کے حسنوں اور خوبیوں کا مالک ہے اور اس واحد مرکزی محبوب کے واسطے سے ایک دوسرے کا گوشت نوچنے کی بجائے قومیں ایک باپ کے بیٹوں کے مانند بھائی بھائی ہو کر رہیں اور فتنہ وفساد کی دوزخ سے نکل کر دنیا امن کی جنت میں داخل ہو اور پیشگوئی بھی یہی تھی کہ قوم قوم پر چڑھائی کرے گی۔ اور دجالیت مغرب جنگ وجدال پیدا کر کے دنیا پر بہت تباہی لائے گی۔ تب محمدؐ نے غلاموں اور امتیوں میں سے ایک مسیحؑ بطور رہنما کے پیدا کیا جائیگا جو اقوام عالم کو زندہ اسلام کی طرف دعوۃ دے گا اور آخر اسی کے واسطے سے دنیا سے جنگ موقوف کر دی جائے گی۔ فرمایا "یضع الحرب"

علاوہ ان تغیرات کے جن کا پیدا کرنا بیرونی دنیا میں ضروری تھا۔ خود مومنوں کی جماعت کا روحانی ارتقاء بھی اس قسم کے ابتلاؤں میں مدنظر ہوتا ہے۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت کی برکت سے ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی۔ جن کے دلوں سے دنیا کی محبت نکال دی گئی اور پھر اس فتنۂ عظیم کے بعد جبکہ مرکز احمدیت پر انتہائی ظلم ڈھایا گیا اس مصیبت کے بعد تو جائداد واملاک اور جان بھی پہلے سے بھی زیادہ ہماری نظروں میں ہیچ ہو گئے اور جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی پر صحابہؓ کے دلوں سے یہ شعر نکلا تھا کہ

من شاء بعدك فلیمت
فعلیك کنت احاذر

اب دنیا کی اس مصیبت کے بعد ہمارے دلوں سے یہ آواز نکل رہی ہے کہ یا الٰہی تو اپنی ذرہ نوازی سے ہمارے املاک اور انفس کی سو فیصدی قربانی دین محمدؐ کی خدمت میں قبول فرمائے (آمین) کہ اس مصیبت عظیمہ کے بعد ہمیں اموال واملاک سب ہیچ اور بے حقیقت نظر آ رہے ہیں اور دنیا کو اپنی تربیت میں لانے کے لئے ایسی ہی قوم کا پیدا کرنا ضروری تھا۔ جن کے دل ہر قسم کی خود غرضیوں اور دنیوی میلانوں سے کلی طور پر پاک اور صاف ہوں۔ یہ دنیا کی مغربی اور مشرقی قوموں کی نہ ختم ہونے والی خود غرضیاں ہی ہیں۔ جن سے جنگیں فتنے فساد تباہیاں اور خون ریزیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ضروری تھا کہ مسیح موعودؑ کی جماعت کو اس قسم کے ابتلاء میں سے گزارا جاتا۔ ذالک تقدیر العزیز الرحیم تاکہ اس دنیا کے عالی خزانوں کو ان کی نظروں میں ہیچ اور حقیر بنا دیا جاتا۔ تا یہ جماعت خالص طور پر محبت الٰہیہ کی غذا سے زندہ رہنا سیکھ جائے۔ اور اس طرح دنیا کی محبت سے خالی ہو کر بنی نوع انسان کی بے غرضانہ خدمت کرنے کے قابل ہو جائے۔

ایک نقطہ یاد رکھنے کے قابل یہ ہے کہ قرآنی سورتوں کے مضامین ان صفات الٰہیہ کے تابع ہوتے ہیں جن کا بار بار ذکر اسی سورت میں آتا ہو۔ چنانچہ سورۃ النساء میں صفت علیم حکیم کا بہت ہی تکرار آتا ہے جس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اس سورت میں تمدن کے متعلق جو احکام اور قوانین بیان کئے گئے۔ وہ باریک در باریک علوم اور حکمتوں پر مبنی ہیں اور جب تک دنیا ان قوانین کی طرف نہیں آئے گی۔ اور اپنے پاس سے وضع کردہ قوانین کو ترک کرنا پسند نہ کریگی وہ طرح طرح کی جہالتوں میں پھنسی رہے گی۔ اسی طرح سورۃ الاحزاب میں جن صفات کا بار بار تکرار ہوتا ہے۔ وہ صفات غفور رحیم ہیں۔ ابتداء درمیان اور انتہا سب جگہ بار بار صفت غفور رحیم کا ذکر دہرایا گیا ہے۔ جس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ گو بظاہر مومنوں پر ایک بھاری مصیبت آئی۔ مگر اس کی تہ میں اللہ کی صفت غفور رحیم کام کر رہی تھی۔ اور اس ابتلاء کے اندر ایسے امور مخفی تھے جن کے نتیجہ میں مومنوں کی جماعت کی کمزوری کی حالت ڈھانپ لی جاتی تھی۔ اور مومنوں کی مخلصانہ اور وفادارانہ جدوجہد اور قربانی کے نتیجے میں رحمت الٰہی فتح اور عزت اور غلبہ کے ثمر پیدا کرنے والی تھی حتی کہ ایک آیت میں منافقین اور کمزور ایمان والوں کے ذکر کے ضمن میں بھی فرمایا کہ لیعذب المنافقین ان شاء او یتوب علیھم وان اللہ کان غفورا رحیما۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے حضور سے یہ امید بھی کی جاتی ہے کہ علاوہ مخلص مومنوں کی رفعت کے کمزوروں کی کمزوریاں بھی ایسے ابتلاؤں میں دور کی جاتی ہیں سبحان اللہ ربنا بحمدہ وسبحان اللہ العظیم۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمدؐ

خاکسار:۔ ڈاکٹر بدرالدین احمد عفی اللہ عنہ از جیسلٹن (بورنیو)

تحریک جدید کے مجاہدوں کے لئے بذریعہ تار دعا کی درخواست کی گئی

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے وہ مجاہد جنہوں نے اپنے وعدے ۲۷ رمضان المبارک تک سو فیصدی ادا کر دئیے تھے۔ ان کی ایک فہرست بذریعہ ڈاک حضور کی خدمت میں دعا کے لئے ارسال کی گئی ہے۔ اور جن دوستوں نے ۲۸ رمضان المبارک کو پورے کئے۔ ان کی فہرست بھی بذریعہ ڈاک اسی دن ارسال کر دی۔ اور جن کے وعدے ۲۸ رمضان المبارک کو پورے ہوئے چونکہ ان کے نام بذریعہ ڈاک وقت پر حضور کے پیش نہ ہو سکتے تھے۔ اس لئے ان کی فہرست بذریعہ تار ارسال کی گئی۔ اور آج ۲۹ رمضان المبارک کو وعدے پورے کرنے والوں کے نام بھی بذریعہ تار حضور میں دعا کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں۔ اور ان احباب کے لئے بھی حضور میں دعا کی درخواست کی ہے۔ جو اب تک باوجود کوشش اور شدید خواہش کے حالات سے مجبور ہو کر ۲۹ رمضان المبارک تک ادا نہیں کر سکے۔ انہیں چاہیئے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو۔ اپنے وعدے پورے کریں۔ کئی احباب ایسے ہیں جو ½ ۱ سے ۳۳ فی صدی تک ماہوار دے رہے تھے۔ مگر انہوں نے دیکھا۔ کہ تحریک جدید کا وعدہ ۲۹ رمضان تک ماہوار قسط سے پورا نہیں کیا جا سکتا۔ تو انہوں نے پیشگی بقیہ رقم ادا کر کے وعدہ پورا کر دیا۔ تحریک جدید کوشش کرے گی۔ کہ اگر ہو سکے تو ۲۹ رمضان المبارک تک جن مجاہدوں نے چندہ خصوصیت سے اپنے اوپر تنگی ڈال کر ادا کیا ہے ان کے نام شائع کر دے۔ نیز جن جماعتوں کے کارکنوں نے اپنے وعدے ستر فی صدی یا اس سے زیادہ ۲۹ رمضان المبارک تک ادا کئے ہیں۔ ان کے نام بھی دعا کے لئے حضور میں پیش کئے گئے ہیں۔ ان کی اشاعت کی بھی کوشش کی جائے گی۔ تمام جماعتوں نے اپنے وعدے پورے نہیں کئے۔ وہ پوری توجہ فرما کر اپنے وعدے جلد تر پورے کریں کیونکہ تحریک جدید کا سال خاتمہ کے قریب آ رہا ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ سے میٹرک پاس طلبہ!

جناب خان بہادر (چوہدری) ابوالہاشم خان صاحب (مرحوم) کے بچہ کی شاندار کامیابی!!

مدرسہ احمدیہ کے ایک طالب علم عزیز نور الدین صاحب امجد نے اس سال پرائیویٹ طور پر میٹرک کے پورے مضامین کا امتحان دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت اچھے نمبروں پر کامیاب ہوا ہے۔ عزیز موصوف نے ۶۰۹/۸۰۰ نمبر حاصل کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔ یہ بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ عزیز نور الدین امجد ہمارے محترم بزرگ خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب مرحوم کا بچہ ہے۔ خان بہادر صاحب مرحوم کی انتہائی خواہش تھی۔ کہ ان کی اولاد دینی تعلیم سے بہرہ ور ہو کر خدمت دین بجا لائے۔ اس لئے انہوں نے اپنے بچہ نور الدین امجد کو تعلیم الاسلام ہائی سکول سے مدرسہ احمدیہ میں منتقل فرمایا۔ اب یہ ہونہار بچہ مدرسہ احمدیہ کی چھٹی جماعت میں پڑھ رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے نیک و صالح باپ کی آرزو کے مطابق خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

اس مناسبت سے یہ ذکر بھی ضروری ہے۔ کہ جامعہ احمدیہ کے درجہ رابعہ کے جن طلبہ کے صرف انگریزی میٹرک پاس کرنے کا اعلان الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں ہوا ہے۔ ان طلبہ میں سے چار طالب علم درجہ رابعہ کے تھے۔ درجہ رابعہ کا ایک طالب علم فیل ہوا ہے۔ اور عزیز عطاء الرحمن طاہر ان طلبہ کا ہم جماعت ہوتا تھا۔ بلکہ اس نے اس سال مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا ہے۔ اور اسی سال اللہ تعالیٰ نے اسے انگریزی میں میٹرک امتحان میں بھی کامیاب فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ احباب ان سب کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(ابو العطاء جالندھری)

قادیان میں برآمد شدہ مغویہ عورتیں

قادیان سے مندرجہ ذیل مغویہ عورتوں کی برآمدگی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جو چند دنوں تک لاہور پہنچ جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کے عزیز و اقارب مطلع رہیں اور جب وہ لاہور آئیں تو انہیں آ کر لے جائیں۔

(۱) زبیدہ بیگم دختر مستری فیض محمد صاحب کشمیری ساکنہ قادیان (۲) عنایت زوجہ محمد دین صاحب ساکنہ فیض اللہ چک معہ دختر بشیراں عمر ½ ۱ سال (۳) مریم بیوہ اسمٰعیل ساکنہ بلیا نوالہ متصل بھاگووال تھانہ دھاریوال (دفتر حفاظت قادیان جودھامل بلڈنگ لاہور)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔

برا بننے کیلئے بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

”ہمارا خدا ہمیں دنیا کا لیڈر بنانا چاہتا ہے اس لئے وہ ہم سے ایسی قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے جو لیڈر بننے کے لئے کرنی پڑتی ہیں۔ جب تک تم اپنی ہر ایک چیز کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں فنا نہیں کر لیتے اس وقت تک یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ تم دنیا سے محبت نہیں کرتے۔“

”۔۔۔۔ خدا تعالیٰ آسمان سے آواز دے رہا ہے کہ آؤ میرے فضلوں کو حاصل کرو۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے بہت اونچا ہونا پڑے گا۔۔۔۔ پس ہمیں اپنی قربانیوں کے معیار کو بہت بلند کرنا چاہیئے۔ اور ہم انشاء اللہ اپنا ہر قدم بلندی کی طرف ہی رکھیں گے۔“

کیا ہم نے اپنی ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دیا ہے۔

اگر نہیں تو کم از کم کیا ان مطالبات کو پورا کر دیا ہے جو مرکز کی طرف سے ہم پر عائد کئے گئے اور ان میں سے مالی لحاظ سے وہ یہ ہیں۔

۱۔ اگر وصیت کی ہوئی ہے۔ تو موعودہ حصہ آمد تا تاریخ ادا کر دیا ہے (۲) اگر وصیت کی توفیق نہیں ملی تو کیا ماہوار آمد کا کم از کم ۱/۱۶ تا تاریخ ادا کر دیا ہے (۳) کیا جلسہ سالانہ کی اغراض کے لئے جو چندہ لیا جاتا ہے اور جس کی شرح سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہے ادا کر دیا ہے (۴) کیا حفاظت مرکز کے بارے میں جو وعدہ کیا تھا۔ وہ پورا کر دیا ہے (۵) کیا مرکز پاکستان کے بارہ میں چندہ کا وعدہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر لکھوا دیا ہے۔ اور کیا اس کو پورا کیا جا رہا ہے (۶) کیا چندہ منارۃ المسیح ہال کالج فنڈ اور کشمیر فنڈ وغیرہ میں حصہ لے کر باقاعدہ ادائیگی کی کوشش کی جا رہی ہے (۷) اور پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک کم از کم ہر شخص اپنی آمد کا ساڑھے سولہواں حصہ ضرور سلسلہ کو دے میں نام لکھوا دیا ہے اور اس کے مطابق ادائیگی کی جا رہی ہے۔

اگر ہم نے ان مطالبات کو پورا کر دیا ہے تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی آواز ہمیں آ رہی ہے کہ آؤ اور میرے فضلوں کو جذب کر لو۔ اور اگر ایسا نہیں کیا تو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ غیر محدود ہے اور غیر محدود قربانیاں چاہتا ہے۔ جن میں اگر ہم نے حصہ نہیں لیا۔ تو ہمارا احمدی ہونا ہمیں فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

(نظارت بیت المال)

بقیہ (از صفحہ ۲)

آخر کار یہ غور و خوض ایک تجویز کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ اور وہ یہ کہ ممباسہ میں مسلمان طلباء کے لئے ایک انسٹی ٹیوٹ کی بنیاد رکھی جائے جس کا خاص مقصد مسلمانوں کی اعلیٰ تعلیم ہو بجائے کمرشل اور کلیریکل پروفیشنز کے زیادہ زور تجارتی اور ٹیکنیکل ٹریننگ پر دیا جائے۔ اسی طرح جہاز رانی اور الیکٹریکل انجینئرنگ وغیرہ پر بھی خاص زور دیا جائے اس کے علاوہ میڈیکل۔ ایگریکلچر۔ ویٹرنری فارسٹری مختلف قسم کی انجینئرنگ۔ کارپینٹری۔ بوٹ بلڈنگ وغیرہ کے بھی کورس ہوں

انسٹی ٹیوٹ کے انتظام کے لئے بھی تجاویز کی گئی ہیں داخلہ کی شرائط بھی رکھی گئی ہیں۔ جن میں سے خاص طور پر اسلامی طرز عبادت لازمی رکھا گیا ہے۔ اس بات کے پیش نظر کہ اب تک عربوں کو تعلیمی سہولتیں میسر نہیں ہو سکیں اس لئے ان کا خاص خیال رکھا جائے۔ اور بعض vacancies عربوں کے اختیار پر چھوڑ دی جائیں اور جب تک عرب مل سکیں ان کو پُر نہ کیا جائے۔

ابتدا میں مناسب فیس رکھی جائے گی۔ جیسا کہ ایسٹ افریقہ کی دوسری تعلیمی لائنوں میں عام دستور ہے۔ تاہم خاص حالات میں کمی فیس یا معافی فیس کے لئے بھی انتظامات کئے جائیں گے

بلڈنگ کی تعمیر کے لئے اڑھائی لاکھ پونڈ کی فوری رقوم کی امید ہے۔ ایک مخیر عرب خامس بن جمعہ نے نہایت مناسب شرط پر چونتیس ایکڑ قطعہ زمین لیز پر دینا منظور کر لیا ہے جس کا محل وقوع نہایت مناسب اور شاندار ہے

خیال ہے کہ عمارتیں خوبصورت بہترین ڈیزائن والی اور شاندار ہوں۔ لیکن ساتھ ہی سادگی کمی خرچ بھی مدنظر رکھا جائیگا۔ اور اسی عرب فن تعمیر بہتر خیال کیا گیا ہے۔

لاٹری اور انعامی معموں میں حصہ لینا ممنوع ہے

عام طور پر ہمارے طلباء اس حقیقت سے ناواقف ہیں۔ کہ اخبارات اور رسائل میں جو ”Crossword Puzzle“ یا انعامی معموں کے اشتہارات شائع ہوتے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ ہمارے بعض طلباء یہ سمجھ کر کہ اس سے ذہن تیز ہوتا ہے ان معموں کو حل کرنے کی فکر میں لگ جاتے ہیں اور اپنا وقت بھی ضائع کرتے ہیں اور روپیہ بھی برباد کرتے ہیں یہ محض ایک جوئے کی قسم ہے اور اسلام میں جوا قطعاً حرام ہے۔

وصایا

مندرجہ ذیل احباب نے اپنی آمد اور جائداد کی وصیت کی ہے۔ ان کے متعلق اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو اطلاع دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر وصیت معہ تاریخ تحریر	نام معہ ولدیت یا زوجیت معہ پتہ	جائداد معہ قیمت	آمد ماہوار	حصہ وصیت	نام گواہان
۱۰۳۰۲ / ۲۰-۶-۴۷	رحمت اہلیہ منشی محمد ادریس سکنہ سنور ریاست پٹیالہ	جائداد قیمتی ۵۰۷/۶/۰	-	۱/۱۰	محمد ادریس صاحب، جمیلہ خاتون اہلیہ محمد احمد صاحب
۱۰۳۰۳ / ۲۰-۶-۴۷	عبداللہ ولد خدا بخش " " " "	" ۱۵۷۵/۰	۱۰/۱۴/۰	۱/۱۰	بابو محمد حسین صاحب ولد محمد حسین صاحب، محمد ادریس ولد محمد یوسف صاحب
۱۰۳۰۴ / ۲۵-۵-۴۷	جمیلہ اہلیہ بابو مختار احمد صاحب سکنہ سنور ریاست پٹیالہ	" ۱۲۲۵/۰	-	۱/۱۰	محمد ادریس ولد محمد یوسف صاحب، ڈاکٹر محمد حسین صاحب ولد محمد حسین صاحب
۱۰۳۰۵ / ۲۵-۵-۴۷	جمیلہ خاتون اہلیہ مولوی محمد احمد صاحب سکنہ سنور ریاست پٹیالہ	" ۷۵۰/۰	-	۱/۱۰	"
۱۰۳۰۶ / -۶-۴۷	عبدالحمید صاحب ولد بابو اللہ بخش صاحب سکنہ گوجرانوالہ	-	۱۰۰/۰	۱/۱۰	محمد حنیف کلرک راولپنڈی، عبداللطیف کلرک کیمبلپور
۱۰۳۰۸	منور احمد صاحب ولد حسین خان صاحب دار الفضل قادیان	جائداد -	۱۱۰/۰	۱/۱۰	علی محمد صاحب صحابی، حبیب اللہ صاحب سیال واقف زندگی
۱۰۳۰۹ / ۲۱-۵-۴۷	بسم اللہ بیگم اہلیہ مولوی عطاء اللہ صاحب دار البرکات۔ قادیان	جائداد قیمتی ۳۰۰/۰	-	۱/۱۰	عطاء اللہ صاحب خاوند موصیہ، فخر الدین صاحب ٹیچر ہائی سکول قادیان
۱۰۳۱۲ / ۱۳-۵-۴۷	محمد عبداللہ خورشید ولد ابراہیم صاحب سکنہ فتح پور گجرات	" ۵۵۰۰/۰	۱۹/۰	۱/۱۰	عبدالعزیز سکنہ فتح پور، سراج دین صاحب " "
۱۰۳۱۳ / ۵-۶-۴۷	محمد ظفر الاسلام ولد منشی عبدالصمد سکنہ امروہہ ضلع مراد آباد	- "	۳۰۰/۰	۱/۱۰	محمد اسماعیل صاحب [illegible]، عبدالحق صاحب "
۱۰۳۱۴ / ۵-۶-۴۷	بشریٰ اختر زوجہ مرزا مبارک احمد سکنہ پٹی ضلع لاہور	جائداد قیمتی ۱۶۶۷/۰	-	۱/۱۰	بشیر احمد بھٹی والد موصیہ، مرزا مبارک احمد خاوند موصیہ
۱۰۳۱۵ / ۱۳-۵-۴۷	انوری سلطانہ بنت قاضی عزیز الدین سکنہ فیض اللہ چک ضلع گورداسپور	" ۲۰۰/۰	-	۱/۹	خلیل الرحمن صاحب، غلام احمد صاحب
۱۰۳۲۰ / ۲۰-۶-۴۷	جھنڈو بی بی زوجہ مراد علی صاحب سکنہ قادیان	" ۳۲/۰	-	۱/۳	مراد علی خاوند موصیہ، عبدالرحمن صاحب فاضل
۱۰۳۲۱ / ۱۶-۶-۴۷	حاجیہ بیگم اہلیہ عبدالرحیم صاحب پراچہ سکنہ قادیان	" ۶۰۰/۰	-	۱/۱۰	عبدالرحیم پراچہ خاوند موصیہ، علی حسن صاحب قادیان
۱۰۳۲۲ / ۲۰-۶-۴۷	حمیدہ بیگم اہلیہ محمد شفیع صاحب سکنہ قادیان راجپوتاں ضلع گورداسپور	" ۵۰/۰	-	۱/۱۰	محمد شفیع صاحب خاوند موصیہ، عبدالرحمن صاحب فاضل
۱۰۳۲۶ / ۲۱-۶-۴۷	خواجہ سمیع اللہ صاحب ولد خواجہ حفیظ اللہ صاحب سکنہ شملہ	" ۵۰۰/۰	۵۰/۰	۱/۱۰	علی محمد صاحب صحابی، غلام محمد صاحب موصی
۱۰۳۲۷ / -۵-۴۷	فاطمہ بی بی زوجہ میاں میراں بخش صاحب قادیان	" ۱۰۰/۰	-	۱/۱۰	بابا حسن محمد صاحب موصی، حمید احمد حلقہ مسجد مبارک
۱۰۳۳۰ / ۱۱-۶-۴۷	آمنہ بیگم بیوہ سید گل نور صاحب سکنہ قادیان	" ۱۶۰/۰	-	۱/۱۰	احمد نور کابلی، مرزا عزیز احمد صاحب
۱۰۳۳۸ / ۲-۵-۴۷	محمد عبدالسمیع صاحب ولد محمد عبدالسبحان سکنہ کھاٹی باندھا ضلع رنگپور بنگال	-	۱۲۰/۰	۱/۱۰	سید سعید احمد صاحب، حکیم رفیق علی صاحب
۱۰۳۳۹ / ۵-۶-۴۷	[illegible] الدین صاحب ولد دارائی منشی سکنہ [illegible] برہمن بڑیہ بنگال	" ۱۳۵۰/۰	-	۱/۸	سید سعید احمد صاحب انسپکٹر، بیت المال عبدالکبیر صاحب
۱۰۳۴۰ / ۲۵-۶-۴۷	نصر اللہ خان ولد چوہدری محمد علی صاحب سکنہ شروعہ ضلع ہوشیارپور	-	۵۳/۸/۰	۱/۱۰	میجر ایم رحمن صاحب آئی ایم ایس، محمد ضیاء الدین صاحب دہلی
۱۰۳۴۱ / ۲۵-۶-۴۷	محمد شفیع ولد چوہدری محمد یعقوب صاحب جامعہ [illegible] ضلع فیروز پور	-	۸۷/۰	۱/۱۰	"
۱۰۳۴۲ / ۱۱-۶-۴۷	حلیمہ بانو بیوہ محمد خان صاحب سکنہ قادیان	" ۱۰۰/۰	-	۱/۱۰	مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ مولوی فاضل، سلیم [illegible] حسین صاحب

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ
وَالْآخِرَۃُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی (النساء ع)

یعنی اے محمدؐ رسول اللہ تو اس بات کا دُنیا میں اعلان کر دے کہ دنیا کا فائدہ تو ایک قلیل فائدہ ہے۔ اصل فائدہ تو آخرت کا ہے اور آخرت کا فائدہ اس شخص کے لئے ہی بہتر ہوتا ہے جو کہ تقویٰ اختیار کرتا ہے۔ جس طرح قرآن مجید قیامت تک ہے اس طرح ہمارے اس نوٹ کے عنوان کی آیت بھی قیامت تک ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک دنیا میں یہ اعلان کرتے رہینگے۔ کہ متاع الدنیا قلیل والآخرۃ خیر لمن اتقی۔ دُنیا یہ کہتی ہے کہ محمد رسول اللہ فوت ہو گئے۔ مگر احمدیت اس بات کو پیش کرتی ہے کہ آپ ہر زمانہ میں بروزی رنگ میں ظاہر ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہینگے اور اس زمانہ میں آپ اپنے بروز کامل یعنی حضرت مرزا غلام احمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رنگ میں ظاہر ہوئے ہیں آپ نے آکر یہ اعلان کیا کہ

"دُنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جُدا کرتی ہیں۔ خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذّت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو۔ اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔"

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جسکو دل میں لگانا چاہیئے ..... تقویٰ ایک ایسی جڑھ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے .... الخ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک [illegible] جو دین کیساتھ کچھ دُنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جسکے تمام ارادے خدا کیلئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے [illegible] کچھ دنیا کیلئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو۔ تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کریگا۔"

پھر حضور فرماتے ہیں۔

"تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم دُنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کیطرف دنیا کو توجہ نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کیلئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پائیں۔"

جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا کہ متاع الدنیا قلیل وہاں آپ نے والآخرۃ خیر لمن اتقی کا بھی اعلان فرمایا۔ اسلئے آپ نے اپنی جماعت کیلئے یہ عہد رکھا کہ ہر احمدی یہ عہد کرے کہ "میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھونگا" اور اس عہد کو عملی رنگ میں پورا کرنے کیلئے آپ نے "وصیت کے نظام" کی بنیاد رکھی۔ اور اس نظام میں شامل ہونیوالوں کیلئے آپ نے خدا تعالیٰ کے اشارہ کے مطابق بہشتی مقبرہ تجویز فرمایا کہ ایسے لوگ جو وصیت کریں۔ وہ وفات کے بعد یہاں دفن کئے جائیں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

مکرم مولوی غلام الٰہی صاحب عصری کا پتہ
دفتر دعوۃ و تبلیغ ۱۸ میکلیگن روڈ لاہور

احمدیت کیخلاف پانچ اعتراضات
معہ جواب
منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ
کارڈ آنے پر مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد

دو نالی اور ایک نالی چھرّے والی بندوقیں

ہمارے پاس چند دو نالی اور ایک نالی چھرّے والی بندوقیں ہیں یہ بندوقیں ہمارے کارخانہ کی بنی ہوئی ہیں اور نسبتاً سستی اور بہت اچھی ہیں۔ جن دوستوں کے پاس لائسنس ہیں۔ اور وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ وہ فوراً ایس [illegible] مینوفیکچرنگ کمپنی پوسٹ بکس نمبر ۱۲۲ اچھرہ متصل ملتان روڈ لاہور کو لکھیں۔

قیمت ایک نالی بندوق ۱۵۰ روپیہ
دو نالی ــــــ ۴۰۰ روپے

(مرزا شریف احمد)

اسسٹنٹ ڈائرکٹر زراعت معطل

پشاور ۶ر اگست ۔ صوبہ سرحد کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر زراعت مسٹر عبدالغفار خاں کوان کے خلاف کچھ الزامات کے سلسلے میں تحقیقات ہونے تک ملازمت سے معطل کر دیا گیا ہے ۔

مجاہدین کیساتھ عید منانے کیلئے مسٹر اقبال شیدائی تراڑکھل چلے گئے

لاہور ۶ر اگست ۔ ورلڈ مسلم ایسوسی ایشن کے سیکرٹری جنرل مسٹر اقبال شیدائی مجاہدین کشمیر کے ساتھ عید منانے کے لئے تراڑکھل روانہ ہو گئے ہیں ۔ وُہ اپنے ساتھ فوجی بوٹ ۔ صابون بسکٹ اور پھلوں سے بھرا ہوا ایک ٹرک بھی لے گئے ہیں مسٹر شیدائی ایک ہفتہ تک آزاد کشمیر کے علاقہ میں قیام فرمائیں گے ۔

شملہ ۶ راگست حکومت مشرقی پنجاب اناج پر دوبارہ کنٹرول نہیں کر رہی ہے لیکن یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ غریب لوگوں کو سستے بھاؤ پر گندم مہیا کی جائے ۔

فقیر ایپی کے داماد کی گرفتاری

کوئٹہ ۶ر اگست ۔ ایک شخص محمد یوسف براہیہ جو اپنے آپ کو فقیر ایپی کا داماد بتاتا ہے ضلع سبی میں ہرنائی کے مقام پر مشکوک حالات میں پایا گیا ۔ اور اسے گرفتار کر لیا گیا ۔

ہندوستان کی مکمل ناکہ بندی کیلئے
مولانا شبیر احمد عثمانی کی تجاویز

کراچی ۶ر اگست ۔ مولانا شبیر احمد عثمانی نے مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید کے تمام اسلامی ممالک کو ایک تار میں کہا ہے کہ وُہ ہندوستان کی تین طریقوں سے قطعی طور پر ناکہ بندی کر دیں :-

(۱) اپنے ممالک سے ہندوستانی جہازوں کا گزرنا بند کر دیں (۲) ہندوستان کو پٹرول اور تیل مہیا کرنا بند کر دیں (۳) ہندوستانی اشیاء اور تاجروں کا بائیکاٹ کر دیں ۔

حیدرآباد کے چیمبر آف کامرس کا مسٹر ایٹلی کے نام تار

حیدرآباد (دکن) حیدرآباد کے چیمبر آف کامرس نے برطانی وزیر اعظم مسٹر ایٹلی کے نام آج ایک تار ارسال کیا ہے جس میں درخواست کی گئی ہے کہ وُہ حیدرآباد کی ناکہ بندی کے متعلق اپنا نظریہ درست کر لیں تار میں بتایا گیا ہے کہ ناکہ بندی صرف جنگی قسم کے سامان تک محدود نہیں ۔ بلکہ یہ سامان خورد و نوش شیر خوار بچوں کی خوراک ۔ ادویات ۔ پٹرول ۔ کلورین ۔ نمک ہر قسم کی مشینری دھاتوں چادروں اور مختصراً کہنا چاہیئے کہ ہر چیز پر حاوی ہے نہ صرف یہ کہ حیدرآباد کو بھیجی جانیوالی یہ اشیاء پکڑی جا رہی ہیں بلکہ ہندوستانی بنکوں میں حیدرآبادی حضرات کی بھی ناکہ بندی کیجا چکی ہے اور اس سے پہلے جن ضروری اشیاء کی رقم کی ادائیگی نہ ہونے کیوجہ سے وُہ چیزیں ضبط کیجانیوالی ہیں ۔

پاکستان کا ہر جوان قومی دفاع کیلئے تیار ہو جائے

اہالیانِ پاکستان کے نام عید کا پیغام

پشاور ۷ راگست ۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خاں نے عوام کے نام عید کا پیغام دیتے ہوئے کہا میں اس صوبہ اور پاکستان کے دوسرے حصے کے مسلمان بھائیوں کے نام اس خوشی کے موقع پر عید کی مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔

ہمیں اس سال جو کہ آزمائش اور مصائب کا سال تھا ۔ کئی قربانیوں سے سامنا رہا ہے ہم نے یہ تمام مصائب برداشت کئے ۔ ہمارے جذبہ قربانی اور زندہ رہنے کے ارادے کے باعث ہی ہمارے دشمنوں کو یقین ہو گیا کہ پاکستان مستحکم طور پر قائم ہو چکا ہے اب ہمیں چاہیئے ۔ کہ ہم صوبائی تعصب کو خیرباد کہہ دیں اور اپنے بچوں کو قرآن کی تعلیم سے آگاہ کریں ۔ تا کہ وُہ صحیح معنوں میں مسلم ہوں ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ اپنے جوان بچوں لڑکوں اور لڑکیوں کو قومی دفاع کے لئے تیار کریں ۔ اور ہمیں امید ہے کہ سب پاکستانیوں کا یہی نکتہ نظر ہوگا ۔

خان عبدالقیوم خاں نے اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہمارے پیش نظر کوئی جارحانہ مقاصد ہرگز نہیں ہیں ۔ لیکن ساتھ ہی ہم اپنے اسلامی مادر وطن کی ایک انچ زمین بھی کسی کے حوالے کر دینے کو تیار نہیں اور ہر مسلمان آدمی جانتا ہے کہ جموں اور کشمیر بھی ہماری مادر وطن کا ہی حصہ ہیں ہماری خواہش ہے کہ ہم ہندوستانی یونین اور اقوام متحدہ کے کمیشن کو ایسا ماحول پیدا کرنے میں امداد دیں کہ اہل کشمیر آزادی سے اپنی رائے کا اظہار کر سکیں ۔

مرکزی وزارت میں متوقع تبدیلیاں
سردار عبدالرب نشتر ترکی میں سفیر مقرر کئے جائینگے

کراچی ۶ راگست ۔ معلوم ہوا ہے کہ وزارت پاکستان میں توسیع کی جائے گی ۔ کیونکہ مسٹر جوگندر ناتھ منڈل اور مسٹر غضنفر علی خاں کے جانے کے بعد مرکزی حکومت میں نو کے بجائے صرف سات وزیر رہ گئے ہیں اس سلسلہ میں جن لوگوں کے نام لئے جا رہے ہیں ۔ وُہ یہ ہیں ۔ آسام کے سابق وزیر خزانہ مسٹر عبدالمتین چودھری ، چودھری نذیر احمد خاں ممبر پاکستان مجلس دستور ساز اور خان سردار بہادر خاں ۔

خیال کیا جاتا ہے کہ نئی وزارت میں مسٹر عبدالمتین کے سپرد وزارت تجارت و طاقت ، مسٹر نذیر احمد کے سپرد وزارت مہاجرین و بحالی اور سردار بہادر خاں کو وزارت رسل و رسائل سپرد کی جائے گی ۔

مسٹر فضل الرحمٰن وزیر تعلیم و صنعت نے مسٹر غلام محمد کی غیر موجودگی میں وزارت تجارت کا کام سنبھالا تھا ۔ چنانچہ جب تک کوئی نیا وزیر متعین نہیں کیا جاتا ہے وُہ ان دونوں محکموں کی دیکھ بھال کرتے رہینگے خیال کیا جاتا ہے کہ اگلے ماہ میں وزیر تجارت کا تقرر ضرور ہو جائیگا ۔

سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ سردار عبدالرب نشتر کی جگہ سردار بہادر خاں کو وزیر رسل و رسائل مقرر کیا جائے گا کیونکہ سردار عبدالرب نشتر کو ترکی میں پاکستان کا پہلا سفیر مقرر کیا جا رہا ہے ۔

سیلاب کے مصیبت زدوں کو حکومت تقاوی دے گی
تباہ شہروں سے عوام کو نکالا جا رہا ہے

لاہور ۶ر اگست ۔ حکومت مغربی پنجاب نے سیلاب کے مصیبت زدوں کی امداد کے لئے جو اقدامات اٹھائے ہیں ۔ آج اُن کو بیان کرتے ہوئے صوبے کے وزیر خوراک سردار عبدالحمید دستی نے کہا حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ مصیبت زدہ کاشتکاروں کو چارہ اور مویشی خریدنے کے لئے تقاوی قرضے دیگی ۔ حکومت کاشتکاروں کو مکان بنانے کے لئے چھوٹے چھوٹے قرضے بھی دے گی اُنہوں نے بتایا کہ آج کابینہ کے اجلاس میں یہ مسئلہ بھی زیر غور آیا کہ سیلاب زدہ علاقے کے لوگوں کو غذا پہنچائی جائے ۔ سردار صاحب کل ہی ان علاقوں کے دورے سے واپس آئے ہیں اُنہوں نے کہا کہ چاول اور روئی کی کاشت کو زبردست نقصان پہنچا ہے اور کاشتکاروں کے مویشی مر گئے ہیں ۔ اسلئے آج انہیں دو خطروں کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے اول بھوک اور دوئم چارے کی کمیابی ۔

سردار دستی صاحب پچھلے دنوں مظفر گڑھ گئے تھے تو رسل و رسائل کے ذریعوں کے ٹوٹ جانے کیوجہ سے وہاں گھر گئے تھے ۔ انہوں نے بتایا کہ دریائے چناب کے دونوں کناروں سے زمین کے نچلے حصوں پر آباد گاؤں ہی تباہ نہیں ہوئے بلکہ دو شہر بھی تباہ ہو گئے ہیں ۔ جن میں سے ایک کی آبادی تقریباً ۸ ہزار ہے ان گاؤں اور شہروں کے لوگوں کو نکال کر دوسرے محفوظ مقامات پر بھیجا جا رہا ہے انہوں نے آخر میں مسلم لیگ کے کارکنوں کے انتھک کام کو سراہا ۔

ہندوستانی ہائی کمشنر کا بیان
لندنی حلقوں کے نزدیک دروغ محض ہے

حیدرآباد ۶ر اگست ۔ لندن میں مقیم ہندوستانی ہائی کمشنر نے اپنے بیان میں جو یہ بات کہی ہے کہ حیدرآباد کی ناکہ بندی سامان خوراک کی ترسیل میں حائل نہیں ۔ اسے لندنی حلقوں میں سفید جھوٹ اور حقائق کو چھپانے کی بیہودہ کوشش سے تعبیر کیا جا رہا ہے

۴ بڑھ کر ہماری جو خواہش ہے تو وہ امن و سلامتی کی ہے تاکہ ہم سب پاکستان میں عوام کے معیار زندگی کو بلند کر سکیں ۔ ہمارا مقصد نوع انسانی کی ترقی کیلئے اپنا حق ادا کرنا ہے ۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ہم نے اپنی جدوجہد کو مجتمع کرنا ہے ۔

ہم خدائے بزرگ و برتر سے دست بدعا ہیں ۔ کہ وُہ ہماری ریاست کے بانی قائد اعظم محمد علی جناح کو عمر خضر عطا کرے ۔ تاکہ ہم اپنے پروگرام کو پوری کامیابی سے انجام دے سکیں ۔

اجمیر میں فساد پر قابو پا لیا گیا

اجمیر ۶ راگست ۔ منگل کے روز بیوار میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا ۔ جس میں چار آدمی ہلاک ہو گئے ۔ یہ جھگڑا ایک غنڈے کی بدمعاشی سے شروع ہوا ۔ جس نے ایک لڑکی کا زیور اتارنے کی کوشش کی معلوم ہوا ہے کہ دو مسلمانوں کی دوکانوں کو ہجوم کے ہاتھوں لٹنے سے بچانے کی کوشش میں دو کانگرسی کارکن زخمی ہو گئے ہ اس حادثہ کے فوراً بعد کرفیو لگا دیا گیا اور حالات پر قابو پا لیا گیا

ریزرو بنک کے منافع میں پاکستان کا حصہ

کراچی ۶ر اگست ۔ ریزرو بنک آف انڈیا نے پچھلے سال میں جو منافع حاصل کیا ہے خیال ہے کہ اس میں پاکستان کو ایک کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کا حصہ ملیگا ۔ ریزرو بنک کی طرف سے منافع کی جس رقم کا اعلان کیا گیا ہے پاکستان کے حصے میں آنے والی رقم اس کا پندرہ فیصدی ہے ۔

ہندوستان سے چینی پاکستان پہنچ گئی

کراچی ۵ راگست ۔ آج ایک خاص ٹرین جس میں اعلیٰ قسم کی ہندوستانی چینی کی دس ہزار بوریاں لدی ہوئی تھیں ۔ ہندوستان سے کراچی پہنچ گئیں ۔ اس کے علاوہ بدھ کے روز چینی کی دس ہزار بوریوں سے لدی ہوئی ایک اور گاڑی اٹاری سے پشاور روانہ ہو گئی ۔

معلوم ہوا ہے کہ چند دن تک یو ۔ پی سے چینی سے بھری ہوئی تین اور ٹرینیں پاکستان میں پہنچ جائیں گی ۔